Islamic Center التبیان

خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

پریشانیوں سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟

منبر اللجنۃ العلمیۃ

50

28 فروری 2020

4 رجب 1441 ھج

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

03086222418

بہ اھتمام

التبیان اسلامک سینٹر

لاہور۔ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پریشانیوں سے بچاؤ کیسے ممکن ہے؟

خطبہ جمعہ کے اہم عناصر:

❀ شکر کرنا ❀ رسول اللہ کی مخالفت سے اجتناب کرنا ❀ تقویٰ اختیار کرنا
❀ دنیوی سزاؤں کا موجب بننے والے گناہوں سے اجتناب ❀ گناہوں سے معافی مانگنا
❀ نیک اعمال کرنا ❀ دعا میں نیک اعمال کا وسیلہ ❀ صدقہ وخیرات کرنا
❀ آسودگی میں دعا کرنا ❀ پریشانیوں سے نجات کے اذکار کا اہتمام

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ﴿ أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (النمل:62)﴾

آج ہر شخص پریشان ہے، مالی، جانی، نفسیانی، روحانی، انفرادی اور اجتماعی بے شمار مصائب ہیں جنہوں نے ہمارے معاشرے کو گھیرا ہوا ہے، بلکہ ہر گھر میں بسیرا کیا ہوا ہے۔ ہر شخص کی زبان پر شکوہ اور شکایت ہے، ہر آدمی یہ سمجھتا ہے کہ دوسرا شخص اس کی پریشانیوں کا سبب ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر مصیبت کا سبب انسان کے اپنے اعمال ہیں، جیسا کہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (الشوریٰ:۳۰)

اور جو کوئی تمہیں کوئی مصیبت پہنچی تو وہ اس کی وجہ سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت سی چیزوں سے درگزر کر جاتا ہے۔

اس لیے اگر ہم اپنے اعمال کو درست کرلیں تو نہ صرف ہم مشکلات سے نجات پالیں گے، بلکہ آنے والے مصائب سے محفوظ بھی ہو سکتے ہیں۔

آج کے خطبہ جمعہ میں ہم ایسے اعمال کا تذکرہ کریں گے، جن کی بدولت ہمارا مشکلات سے بچاؤ

ہوسکتا ہے:

① شکر کرتے رہنا:

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے سائے میں زندگی بسر کررہے ہیں۔ بےشمار انعامات ہیں جن کی بدولت ہماری زندگی گزررہی ہے۔ انسان پر فرض ہے کہ وہ ہر لحہ مالک حقیقی کا شکریہ ادا کرتا رہے، کیونکہ شکر نعمتوں میں اضافے کا سبب اور زوال نعمت میں بہت بڑی رکاوٹ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ (سورة ابراہیم :٧)

اور جب تمہارے رب نے صاف اعلان کردیا کہ بےشک اگر تم شکر کروگے تو میں ضرور ہی تمہیں زیادہ دوں گا اور بےشک اگر تم ناشکری کروگے تو بلاشبہ میرا عذاب یقینا بہت سخت ہے۔

۞ اس سے معلوم ہوا کہ شکر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور ناشکری جسے کفر سے تعبیر کیا گیا ہے سے دنیا ہی میں آدمی عذاب الیم میں مبتلا ہوجاتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (الانفال :٥٣)

یہ اس لیے کہ بےشک اللہ کبھی وہ نعمت بدلنے والا نہیں جو اس نے کسی قوم پر کی ہو، یہاں تک کہ وہ بدل دیں جو ان دلوں میں ہے اور اس لیے کہ بےشک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

۞ اس سے معلوم ہوا کہ جب تک لوگ اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا نہ کرلیں تب تک اللہ تعالیٰ اپنی عطا اور انعام میں تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔

۞ جو قوم شکرگزار بن کررہتی ہے اس پر مصیبت اور بلائیں نہیں آتی، جیسا کہ رب تعالیٰ کا وعدہ ہے:

مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا (النسا :١٤٧)

اللہ تمہیں عذاب دینے سے کیا کرے گا، اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ، اور اللہ ہمیشہ قدر کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

② رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی سے اجتناب کرنا:

پریشانیوں، مصیبتوں اور مشکلات سے بچاؤ کے لیے ایک طریقہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہے، کیونکہ

آپ ﷺ کی نافرمانی سے دنیوی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (النور:٦٣)

سولازم ہے کہ وہ لوگ ڈریں جو اس کا حکم ماننے سے پیچھے رہتے ہیں کہ انھیں کوئی فتنہ آ پہنچے، یا انھیں دردناک عذاب آ پہنچے۔

۞ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کرنے والوں کو دنیا میں فتنہ میں مبتلا کرنے کی دھمکی دی گئی ہے۔ اور خود رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي

میرے حکم کی مخالفت کرنے والوں پر ذلت و رسوائی مسلط کی گئی ہے۔

صحیح البخاری، قبل الحدیث: ۲۹۱۴

یہی وجہ ہے کہ آج ہم طرح طرح کے فتن میں مبتلا ہیں، کبھی زلزلوں کا عذاب، کبھی مہنگائی کا عذاب تو کبھی ظالم و فاسق حکمرانوں کا تسلط۔

۞ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَا تَخَافُونَ أَنْ تُعَذَّبُوا أَوْ يُخْسَفَ بِكُمْ أَنْ تَقُولَ : قَالَ رَسُولُ الله صَلى الله عَليهِ وسَلم وَتَقُولُوا : قَالَ فُلَانٌ وفُلَانٌ؟!

کیا تم ڈرتے نہیں ہو کہ تمھیں عذاب میں مبتلا کر دیا جائے یا تمھیں زمین میں دھنسا دیا جائے کہ تم کہتے ہو: رسول اللہ ﷺ نے (یوں) فرمایا اور فلاں نے (یوں) فرمایا۔

سنن الدارمی: ۴۳۷

❀ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی پر عذاب کے واقعات:

① غزوہ احد میں اللہ تعالیٰ نے ابتدائی طور پر مسلمانوں کو شاندار فتح سے ہمکنار فرمایا، کافر مال غنیمت چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے تیراندازوں کا ایک دستہ احد پہاڑ کے مقابل ٹیلے پر متعین فرمایا ہوا تھا اور اُنہیں تا حکم ثانی وہاں ہی ٹھہرنے کا حکم دیا۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت کی اور جگہ چھوڑ دی، جس کے باعث اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کا عارضی طور پر سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔

تفصیل کے لیے دیکھیں: صحیح البخاری: ۳۰۳۹

② سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

كُلْ بِيَمِينِكَ

اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ۔

اس نے کہا:

لَا أَسْتَطِيعُ

اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا اسْتَطَعْتَ

تجھے استطاعت نہ رہے۔

❁ راوی فرماتے ہیں:

اسے (اتباع رسول سے) صرف تکبر نے روکا۔ مزید فرماتے ہیں:

فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ

وہ اسے اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔

صحیح مسلم: ۲۰۲۱

③ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام فرّوخ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ عُمَرَ - وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ - خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَرَأَى طَعَامًامَنْثُورًا، فَقَالَ: مَا هَذَا الطَّعَامُ؟ فَقَالُوا: طَعَامٌ جُلِبَ إِلَيْنَا، قَالَ: بَارَكَ اللهُ فِيهِ وَفِيمَنْ جَلَبَهُ، قِيلَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ قَدِ احْتُكِرَ. قَالَ: وَمَنِ احْتَكَرَهُ؟ قَالُوا: فَرُّوخُ مَوْلَى عُثْمَانَ، وَفُلَانٌ مَوْلَى عُمَرَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَدَعَاهُمَا، فَقَالَ: مَا حَمَلَكُمَا عَلَى احْتِكَارِ طَعَامِ الْمُسْلِمِينَ؟ قَالَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، نَشْتَرِي بِأَمْوَالِنَا، وَنَبِيعُ

عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی جانب نکلے، تب وہ امیر المومنین تھے، تو انہوں نے راستے میں غلے کا ڈھیر دیکھا تو پوچھا: یہ غلہ کیسا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارے ہاں غلہ لایا گیا ہے۔ انہوں نے دعا دیتے ہوئے کہا: اللہ تعالی اس میں اور اسے لانے والے میں برکت فرمائے۔ امیر المومنین

سے کہا گیا کہ اس نے ذخیرہ اندوزی کی ہے۔عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا:اس کی ذخیرہ اندوزی کرنے والا کون ہے؟لوگوں نے کہا:عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام فرخ اور عمر کے آزاد کردہ فلاں نامی غلام۔سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بلایا اوران سے پوچھا:تم دونوں کو کس نے مسلمانوں کے غلے کی ذخیرہ اندوزی کرنے پر آمادہ کیا ہے؟وہ عرض کرنے لگے:اے امیر المومنین!ہم اپنے ہی مالوں سے خریدتے اور بیچتے ہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا،آپ فرما رہے تھے:

مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ، ضَرَبَهُ اللهُ بِالْإِفْلَاسِ، أَوْ بِجُذَامٍ

جس نے مسلمانوں سے ان کے اناج کو(ان کی ضرورت کے باوجود)روکا،تو اللہ تعالیٰ پر افلاس یا کوڑھ کی بیماری مسلط کردیتے ہیں۔

فرّخ نے اسی وقت عرض کی:

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أُعَاهِدُ اللهَ وَأُعَاهِدُكَ، أَنْ لَا أَعُودَ فِي طَعَامٍ أَبَدًا

اے امیر المومنین!میں اللہ تعالیٰ اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں کبھی غلہ میں لوٹ کر نہیں آؤں گا(یعنی غلے والا کاروبار چھوڑ دیتا ہوں)۔

عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نے کہا:

إِنَّمَا نَشْتَرِي بِأَمْوَالِنَا وَنَبِيعُ

ہم تو اپنے ہی مالوں سے خریدتے ہیں اور بیچتے ہیں۔

❁ ابو یحییٰ فرماتے ہیں:

فَلَقَدْ رَأَيْتُ مَوْلَى عُمَرَ مَجْذُومًا

بلاشبہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے آزد کردہ غلام کو کوڑھ کی بیماری میں مبتلا دیکھا۔

مسند احمد:۱۳۵، قال الاحمد:اسنادہ صحیح

③ تقویٰ اختیار کیجئے:

پریشانیوں سے بچاؤ کا ایک سبب تقویٰ بھی ہے،جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (سورة الطلاق:۲-۳)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے،وہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دیتا ہے اور اسے

ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے، جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو۔

④ دنیوی سزاؤں کا موجب بننے والے اعمال سے گریز کرنا:

ہمارے ہاں عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ گناہ کا ارتکاب کرنے سے آخرت میں عذاب ہوگا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر گناہ کا دنیا میں بھی وبال ہوتا ہے۔ ہر گناہ کی دنیا میں نحوست ہوتی ہے، جیسا کہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ (الشوریٰ:۳۰)

اور جو کوئی تمہیں کوئی مصیبت پہنچی تو وہ اس کی وجہ سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت سی چیزوں سے درگزر کر جاتا ہے۔

تو وہ اعمال جن کے باعث دنیا میں سزا دی جاتی ہے، ایسے گناہوں سے کلی اجتناب کیا جائے۔

(ہم نے ان کا اعمال کا سابقہ خطبہ جمعہ میں ذکر کیا تھا۔)

⑤ گناہوں سے معافی مانگنا:

جس طرح گناہ مصیبتیں اور پریشانیاں لانے کا سبب ہیں، اس طرح گناہوں سے معافی مانگنا اور استغفار کرنا مصائب والام کو روکنے کا زبردست ذریعہ اور سبب ہیں، اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں سے وعدہ ہے:

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (سورۃ الانفال:۳۳)

اور اللہ کبھی ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے، جب کہ تو ان میں ہو اور اللہ انہیں کبھی عذاب دینے والا نہیں جب کہ وہ بخشش مانگتے ہوں۔

❀ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْعَبْدُ آمِنٌ مِنْ عَذَابِ اللهِ، مَا اسْتَغْفَرَ اللهَ

بندہ جب تک استغفار کرتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔

مسند احمد:۲۳۹۵۳، قال الارنوط: حسن

❀ یعنی جب تک کسی قوم میں دو چیزیں موجود ہوں وہ عذاب سے بچی رہتی ہے:

① قوم میں اللہ کا نبی موجود ہو، تب تک اس قوم پر اللہ کا عذاب نہیں آتا۔

② دوسری بات یہ ہے کہ وہ اس قوم پر بھی اللہ کا عذاب نہیں آتا جب تک وہ توبہ و استغفار کرتی رہتی

ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے بندوں کے لئے امان اور تحفظ ہے۔ اب اللہ کے نبی قوم میں موجود نہیں ہیں۔ اب ہمارے پاس صرف عذاب سے بچاؤ کی صرف ایک امان ہے اور وہ ہے کثرت سے استغفار کرنا، لہٰذا اس میں کبھی بھی کمی اور کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

⑥ نیک اعمال کرنا:

نیک اعمال انسان کا راس المال ہیں، اسی کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا اور اسی کی بدولت اس کے لیے دنیا وآخرت میں سعادت کی زندگی ہے، جو شخص نیک اعمال کرتا ہے، اللہ اسے ہمیشہ پریشانیوں سے محفوظ رکھتا ہے، اسی بات کی نصیحت رسول اللہ ﷺ نے فرمائی، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا

ایسے فتنوں سے پہلے، جو کہ تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے، اچھے اعمال کرنے میں جلدی کرو۔ آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا، یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔ وہ دنیا کے ساز وسامان کے بدلے میں اپنے دین کو بیچ دے گا۔

صحیح مسلم:١١٨

⑦ نیک اعمال کو بطور وسیلہ پیش کرنا:

اگر بالفرض کوئی مشکل اور مصیبت آ بھی جائے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے اور اپنے خاص خاص اعمال کو وسیلہ بنایا جائے، جیسا کہ غار والوں نے کیا اور اللہ نے انہیں اس مصیبت سے نجات دے دی۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ المَطَرُ، فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً، فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا.

تین آدمی پیدل جا رہے تھے کہ اچانک بارش شروع ہوگئی جس کی وجہ سے انھیں پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لینا پڑی۔ جب وہ غار کے اندر چلے گئے تو پہاڑ سے ایک پتھر غار کے منہ پر آکر گرا جس سے اس کا منہ بند ہوگیا، اب وہ آپس میں کہنے لگے: دیکھو! وہ نیک اعمال جو تم نے خالصتاً اللہ کی

رضا کے لئے کئے ہیں ،آج انہی اعمال کو اللہ کے سامنے پیش کر کے دعا کرو،شاید وہ ہمیں اس مشکل سے نجات دے دے۔

❀ چنانچہ ان میں سے ایک شخص نے دعا کرتے ہوئے کہا:

اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ، كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي، وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ، فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالحِلاَبِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا، أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا، وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ. فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ.

اے اللہ !میرے والدین بوڑھے تھے اور میرے بچے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے ، میں بکریاں چراتا اوران کے لئے دودھ لے آتا۔اورشام کو جب میں گھرلوٹتا توسب سے پہلے اپنے والدین کودودھ پیش کرتا ، پھر اپنے بچوں کو دیتا،ایک دن میں چراگاہ دور ہونے کی وجہ سے گھر میں تاخیر سے پہنچا،تو میں نے دیکھا کہ میرے والدین سو چکے ہیں، میں نے دودھ لیا اوران کے سر کے قریب کھڑا ہوکران کے جاگنے کا انتظار کرنے لگا اور میں اس بات کو ناپسند کرتا تھا کہ میں خود انھیں جگاؤں اور یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ میں بچوں کو ان سے پہلے دودھ پلاؤں حالانکہ بچے بھوک سے میرے پیروں کے قریب بلبلا رہے تھے،لہٰذا میں اسی طرح ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا وہ سوئے رہے اور میرے بچے بلبلاتے رہے حتی کہ فجر ہوگئی اے اللہ تجھے معلوم ہے کہ میں نے وہ عمل صرف تیری رضا کے لئے کیا تھا،لہٰذا تو اس پتھر کو کم ازکم اتنا ہٹا دے کہ ہم آسماں کو دیکھ سکیں ، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی اور اس پتھر کو اتنا ہٹا دیا کہ وہ آسمان کو دیکھ سکتے تھے۔

❀ دوسرے نے کہا:

اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، وَلاَ تَفْتَحِ الخَاتَمَ، فَقُمْتُ عَنْهَا، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي

قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا. فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً.

اے اللہ! میرے ایک چچا کی بیٹی تھی جو مجھے سب آدمیوں سے زیادہ محبوب تھی، میں نے اس سے ہم بستر ہونے کا کہا، مگر وہ سو اشرفیاں لیے بغیر رضا مند ہوئی، تو میں دوڑ دھوپ کی اور سو اشرفیاں جمع کر لیں، پھر اس سے ملا، تو جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو وہ کہنے لگی: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور (بغیر حق) کے مہر بکارت نہ کھول۔ تو میں اس کے پاس سے اٹھ گیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا مندی کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کو ہم سے ہٹا لے، تو وہ ان سے کچھ ہٹ گیا۔

❀ تیسرے نے کہا:

اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ البَقَرِ وَرَاعِيهَا، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَهْزَأْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أَهْزَأُ بِكَ، فَخُذْ ذَلِكَ البَقَرَ وَرَاعِيهَا، فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ مَا بَقِيَ. فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ

اے اللہ! میں نے ایک مزدور لگایا جس نے ایک فرق چاول کے عوض میرا کام کر دیا، جب وہ کام سے فارغ ہوا تو اس نے کہا: مجھے میرا حق دے، میں نے اسے دیا تو اس نے چھوڑ دیا اور چلا گیا۔ میں نے اس فرق کو لے کر زراعت کی، یہاں تک کہ اس سے گائے اور ان کے چرواہے میرے پاس جمع ہو گئے (کچھ عرصہ بعد) وہ مزدور میرے پاس آیا تو کہنے لگا: اللہ سے ڈر مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے دے۔ میں نے کہا: وہ گائیں اور اس کے چرواہے لے جاؤ، اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا، وہ بیل اور ان کے چرواہے لے جاؤ اس نے انہیں لی اا اور چلا گیا۔ (اے اللہ!) اگر میرا یہ عمل تیری رضا مندی کے لیے تھا تو ہمارے لیے باقی راستہ بھی کھول دے، تو اللہ نے باقی راستہ بھی کھول دیا۔

صحیح البخاری 5974، صحیح مسلم: 2743

⑧ صدقہ وخیرات کرنا:

مصائب اور آلام کا نزول اس وقت ہوتا ہے جب بندے بداعمالیوں کے سبب اللہ کی رحمت کو روک دیتے اور اس کے غضب کو بڑھاتے ہیں جبکہ صدقہ ایسی عظیم نیکی ہے جو اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ

بلاشبہ خفیہ طور پر کیا جانے والا صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات ۳

⑨ آسودگی میں کثرت سے دعا کرنا:

مشکلات میں دعا کرانے کے لئے اصول یہ ہے کہ صرف تنگی اور پریشانی ہی میں اللہ سے رابطہ نہ کیا جائے بلکہ خوش حالی اور آسانی کے دنوں میں بھی اسے یاد کرتے رہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

جو اس بات کو پسند کرے، کہ شدید حادثات اور مصیبتوں میں اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائیں تو وہ تونگری، صحت، فراغت اور عافیت میں زیادہ دعائیں کرے۔

سنن الترمذی: ۳۳۸۲، قال الالبانی: صحیح

۞ جو شخص چاہتا ہے کہ تنگی اور پریشانی میں اس کی دعا قبول ہو اسے چاہیے کہ وہ آسانی اور خوشحالی کے دنوں میں کثرت سے دعا کرتے رہا کرے، یعنی دعا والا تعلق اور رابطہ مضبوط اور تازہ رکھے، محض تنگی میں اللہ کو یاد کرنا یہ مسلمانوں کا طریقہ نہیں، پریشانی میں تو کافر اور ملحد بھی اللہ کو پکار لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ (فصلت:52)

اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں وہ منہ موڑ لیتا ہے اور اپنا پہلو دور کر لیتا ہے اور جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعا والا ہوتا ہے۔ کہہ دے کیا تم نے دیکھا اگر وہ اللہ کی طرف سے ہوا، پھر تم نے اس کا انکار کر دیا تو اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو بہت دور کی مخالفت میں پڑا ہو۔

۞ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں دعا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، چنانچہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ

”بے شک دعا ایسی آفات کہ جو نازل ہو چکی ہیں اور ایسی جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب کے لیے نفع بخش ہے، اس لیے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو“۔

سنن الترمذی (3548)، قال الألبانی: حسن

۞ اس سے معلوم ہوا کہ اگر دعا محض آئی ہوئی مصیبت میں فائدہ نہیں دیتی بلکہ جو شخص آسانی کے دنوں میں دعا کرتا رہتا ہے، اس دعا کی برکت سے وہ مصائب سے محفوظ رہتا ہے۔ تو آیئے! اپنے رب کے ساتھ دعا والا تعلق اور رابطہ مضبوط کریں۔

⑩ مصائب سے بچاؤ کی دعائیں اور اذکار:

کوئی بھی انسان زندگی میں پیش آنے والی مشکلات اور پریشانیوں سے تنہا نہیں نمٹ سکتا۔ دوسروں کی مدد اور تعاون کی ضرورت ہوتی ہے اور کبھی ایسی پریشانیاں لاحق ہوتی ہیں کہ ان سے نمٹنا اور دوسرے کا تعاون کرنا انسانوں کے بس سے باہر ہوتا ہے، ایسی صورت میں فطرتاً انسان میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اعلیٰ، طاقتور اور بالا و برتر ذات ہونی چاہئے، جس کی جناب میں جھک کر اس سے فریاد کی جائے، اور وہ ہماری فریاد سنے اور مدد کر سکے۔ اس معاملے میں خالق کائنات نے انسان کو تنہا نہیں چھوڑا، وہ ہر معاملے میں انسان کی مدد کرتا ہے۔ اور اس نے اپنے بندوں کو اپنی مدد حاصل کرنے کا حکم بھی دیا ہے اور اس کا طریقہ کار بھی سکھایا ہے، چنانچہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (البقرة:153)

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۞ اللہ تعالیٰ مشکلات میں اپنے بندوں کی دعائیں اور ان کی فریاد رسی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (النمل:62)

یا بھلا جو لاچار کی دعا قبول کرتا ہے، جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف دور کرتا ہے اور تمہیں زمین کے جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم تم نصیحت قبول کرتے ہو۔

تکلیف اور پریشانی میں یہ دعائیں پڑھی جائیں:

(۱) يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

”اے زندۂ جاوید! اے کائنات کوسنبھالنے والے! میں تیری ہی رحمت کے ذریعے مدد مانگتاہوں۔“

سنن الترمذی(ح:۳۵۲۴)،سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ(ح:۲۲۷)

(۲)اللّٰهُمَّ رَحْمَتَکَ أَرْجُو فَلَا تَکِلْنِي إِلَی نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

”اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتاہوں،سوتو مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے لیے میرے تمام کام درست فرمادے،تیرے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں۔“

سنن ابی داود(ح:۵۰۹۰)قال الالبانی:حسن

(۳)اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

”اللہ،اللہ میرا رب ہے،میں اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں کرتا۔“

سنن ابی داود(ح:۱۵۲۵)قال الالبانی:صحیح

(۴)لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ العَظِيمُ الحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ العَرْشِ العَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الأَرْضِ وَرَبُّ العَرْشِ الكَرِيمِ

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ عظمت والا بردبار ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ آسمانوں، زمین اور عرش کریم کا پروردگار ہے۔“

صحیح البخاری(ح:۶۳۴۶)صحیح مسلم(ح:۲۷۳۰)

(۵)لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِين

”نہیں ہے کوئی معبود مگر توہی،تو پاک ہے یقینا میں ہی ظالموں میں سے تھا۔“

فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی مسلمان شخص ان الفاظ کے ذریعے کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ اسے ضرور قبول فرماتا ہے۔

سنن الترمذی(ح:۳۵۰۵)قال الالبانی:صحیح

(۶)حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

”ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔“

فضیلت: یہ دعا جنابِ ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت پڑھی تھی جب انہیں آگ میں پھینکا گیا تھا اور آگ

جناب ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی تھی۔

صحیح البخاری (ح:۴۵۶۳)

⦿ غمگین انسان ان دعاؤں سے اپنا غم دور کرے:

(۱) اللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالحَزَنِ وَالعَجزِ وَالکَسَلِ وَالجُبْنِ وَالبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

''اے اللہ! یقینا میں فکر، غم، عاجزی، کاہلی، بزدلی، بخیلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے (اپنے اوپر) غلبے سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔''

صحیح البخاری (ح:۶۳۶۹)

(۲) اللّٰھُمَّ إِنِّی عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ أَمَتِکَ نَاصِیَتِی بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُکَ أَسْأَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِهِ نَفْسَکَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِی کِتَابِکَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِکَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجِلَاءَ حُزْنِیْ وَذِھَابَ ھَمِّیْ

''اے اللہ! یقینا میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ پر تیرا ہی حکم چلتا ہے، تیرا فیصلہ میرے حق میں انصاف پر مبنی ہے، میں ہر اس نام کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں جو تو نے خود اپنے لیے رکھا ہے یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا تو نے وہ اپنی کسی مخلوق کو سکھایا ہے یا تو نے اسے علم غیب میں اپنے پاس رکھنے کے لیے خاص کر لیا ہے (میری عرض یہ ہے کہ) قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور اور میرے غموں اور پریشانیوں کو علاج بنا دے۔''

فضیلت: جو شخص کسی بھی پریشانی اور غم میں مبتلا ہو اور وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی اور غم دور فرما دیں گے۔

سلسلة الاحادیث الصحیحة (ح:۱۹۹)

⦿ مشکل کام میں آسانی کے لیے یہ دعا پڑھیں:

اللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَھْلًا وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ إِذَا شِئْتَ سَھْلًا

''اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں ہے مگر جسے تو آسان بنا دے اور مشکل کام کو جب تو چاہیے آسان بنا دیتا ہے۔''

صحیح ابن حبان(۳/۲۵۵،ح:۹۷۴)قال الارناؤوط:اسنادہ صحیح

⦿ نقصان یا مصیبت پہنچنے پر یہ دعا پڑھیں:

(۱)قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ

''اللہ نے (یوں ہی) تقدیر میں لکھا تھا اور اس نے جو چاہا کر دیا۔''

صحیح مسلم، القدر، باب فی الأمر بالقوۃ وترک العجز والاستعانۃ باللہ(ح:۲۶۶۴)

(۲)إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللّٰهُمَّ أجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا

''ہم تو خود اللہ تعالیٰ کے ہیں اور یقینا ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے نعم البدل عطا فرما۔''

صحیح مسلم(ح:۹۱۸)

⦿ پریشان آدمی اپنا حال کیسے بتائے؟:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

''ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔''

سنن ابن ماجہ(ح:۳۸۰۳)قال البانی:حسن

⦿ مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا

''تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔''

سنن الترمذی(ح:۳۴۳۱)قال الالبانی:حسن

⦿ مشکل ترین حالات میں دین پر ثابت قدمی کی دعا:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِکَ

''اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ہی ثابت رکھنا۔''

سنن الترمذی(ح:۲۱۴۰)قال الالبانی:صحیح

❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418
03111701903

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03036604440
03086222416